روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 29 دسمبر 2014ء 6 ربیع الاول 1436 ہجری 29 فتح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 294

## عقل رسا یہی ہے

دلبر کی رہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
ہشیار ساری دنیا اک باؤلا یہی ہے
اس رہ میں اپنے قصے تم کو میں کیا سناؤں
دکھ درد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے
دل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ
دیوانہ مت کہو تم، عقل رسا یہی ہے
(درثمین)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''دعاؤں میں اثر ہوتے ہیں مگر صبر سے ان کا ظہور ضرور ہوتا ہے۔ میرے نزدیک نہایت ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جو ہمیشہ اپنے تئیں دعا کے سلسلہ کے نزدیک رکھتا ہے۔ اگر تمام جہان اس قول کے برخلاف ہو جائے تب بھی وہ سب غلطی پر ہیں۔ دعا سے بڑے بڑے انقلاب پیدا ہو جاتے ہیں۔ دعا زمین سے لے کر آسمان تک اپنا اثر رکھتی ہے۔ عجیب کرشمے دکھاتی ہے۔ ہاں پورے طور پر اس زندہ دعا کا ظہور میں آجانا اور ہو جانا ہی خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔'' (مکتوبات احمد جلد دوم، ص 383)

''...... محبت ایک خاص حق اللہ جلشانہٗ کا ہے۔ جو شخص اس کا حق دوسرے کو دے گا وہ تباہ ہوگا۔ تمام برکتیں جو مردانِ خدا کو ملتی ہیں، تمام قبولیتیں جو اُن کو حاصل ہوتی ہیں۔ کیا وہ معمولی وظائف سے یا معمولی نماز روزہ سے ملتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ توحید فی المحبت سے ملتی ہیں۔ اُسی کے ہو جاتے ہیں، اُسی کے ہو رہتے ہیں۔ اپنے ہاتھ سے دوسروں کو اس کی راہ میں قربان کرتے ہیں...... ہمیشہ سے میرا دل یہ فتویٰ دیتا ہے کہ غیر سے مستقل محبت کرنا کہ جس سے للّٰہی محبت باہر ہے خواہ وہ بیٹا ہو یا دوست، کوئی ہو ایک قسم کا کفر اور کبیرہ گناہ ہے۔ جس سے اگر شفقت و رحمت الٰہی تدارک نہ کرے تو سلب ایمان کا خطرہ ہے۔'' (مکتوبات احمد جلد دوم، ص 539)

''...... مومن کا دنیا اور نفس کو چھوڑنا ایک خارق عادت امر ہے۔ وہ تبدیلی جو خدا تعالیٰ اس میں پیدا کرتا ہے۔ وہ مومن کو قوت دیتی ہے۔ ورنہ ہر ایک شخص فانی لذت کا طالب اور شیطانی خیال اس پر غالب ہے۔ مومن پر شیطان غالب نہیں آتا۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے بیعت الموت کر چکا ہے۔ شیطان پر وہی فتح پاتا ہے جو بیعت الموت کرے۔'' (مکتوبات احمد جلد دوم، ص 571)

''بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وحی کئی قسم کی ہوتی ہے اور وحی میں ضروری نہیں ہوتا کہ الفاظ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ بلکہ بعض وحیوں میں صرف نبی کے دل میں معانی ڈالے جاتے ہیں اور الفاظ نبی کے ہوتے ہیں اور تمام پہلی وحییں اسی طور کی ہیں۔ مگر قرآن کریم کے الفاظ اور معانی دونوں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ پہلی وحیوں کے معانی بھی معجزہ کے حکم میں تھے۔ مگر قرآن شریف معانی اور الفاظ دونوں کی رو سے معجزہ ہے۔ اور توراۃ میں یہ خبر دی گئی تھی کہ وہ دونوں کی رو سے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔''
(مکتوبات احمد جلد دوم، ص 617)

## خدا کے بندے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔
''خدا کے بندے کون ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی کو جو اللہ تعالیٰ نے انہیں دی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا اور اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں...... سچا (۔) یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کردے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو۔
(ملفوظات جلد 1 صفحہ 364)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ جامعہ احمدیہ میں داخلے امسال حسب معمول اگست میں ہوں گے۔
(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

## مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔
مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔
''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ (ناظر اعلیٰ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

# خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

## خطبہ جمعہ 28 نومبر 2014ء

س: لفظ استعانت کی کیا تشریح بیان ہوئی ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں! استعانت کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اصل استمداد کا حق اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 340)

یعنی تمہیں اپنے کاموں کی تکمیل کے لئے اگر کسی کی مدد کی ضرورت ہے تو وہ صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے جو حقیقی رنگ میں تمہاری مدد کرسکتی ہے۔ مدد کرنے کی طاقت رکھتی ہے اور مدد کرتی ہے اور یہ بات اتنی اہم ہے کہ ایک حقیقی مؤمن کو ہر وقت اسے اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ چاہے وہ مدد اور استعانت کی کوشش ذاتی ضروریات کے لئے ہو یا جماعتی ضروریات کے لئے۔

س: انسان عموماً اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کن ذرائع پر بھروسہ کرتا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود نے ایک جگہ مثالیں دے کر ایسے مختلف مواقع بیان فرمائے ہیں جہاں انسان سمجھتا ہے کہ استعانت اور مدد مختلف لوگوں نے کی ہے۔ یا خود اپنے زور بازو سے اس نے اپنے مقصد کو حاصل کر لیا اور سب سے پہلی عموماً یہی حالت ہوتی ہے جب انسان سمجھتا ہے کہ میں اپنی ساری ضرورتیں خود اپنی طاقت، اپنے علم، اپنی عقل سے پوری کرلوں گا۔ جب وہ اپنی ضرورتیں خود پوری نہیں کرسکتا اور اسے باہر کی مدد چاہئے ہوتی ہے تب اس کی نظر اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کی طرف جاتی ہے۔ پھر بعض دفعہ یہ صورتحال پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان کے اہل وعیال، متعلقین، رشتہ دار اس کے کام نہیں کر سکتے تو اس کی نظر اپنے دوست احباب پر پڑتی ہے۔ ملنے والوں پر پڑتی ہے جو اس کے خیال میں اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ جب دوست احباب بھی کام نہیں آ سکتے۔ تو ایسے وقت میں وہ انسان بعض نظاموں کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ حکومت کے پاس جاتا ہے۔ حکومت اس کی مدد کرتی ہے۔ جب حکومت بھی مدد نہیں دیتی۔ وہ سمجھتا ہے کہ مجھے میرے حقوق نہیں مل رہے مجھے۔ انصاف سے کام نہیں لیا جا رہا تو پھر وہ ان لوگوں کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے جو انسانی ہمدردی کے تحت کام کرتے ہیں۔

س: خدا تعالیٰ پر کامل یقین کا کیا تقاضا ہے؟

ج: فرمایا! ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ جب نہ اپنی کوششیں اور تدبیریں کام آتی ہیں نہ رشتے دار کام آتے ہیں نہ دوست احباب کام آتے ہیں نہ قوم یا نظام کام آتا ہے نہ حکومت اور انسانی ہمدردی کی تنظیمیں کامیابی کا ذریعہ بنتی ہیں یا ان میں اسے کامیابی حاصل کرنا ممکن نظر آتا ہے لیکن پھر بھی اگر کوئی انسان ان سب چیزوں کے باوجود اپنے مقصد کو حاصل کرلے......تو وہ سمجھتا ہے کہ میری کامیابی یقیناً کسی غیبی مدد سے ہوئی ہے اور جتنا کسی کو غیبی مدد کا یقین ہوتا ہے اتنا ہی وہ اپنی کامیابی کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ لیکن اگر انسان خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھتا ہو اور یہ بات سمجھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی استمداد کا حق رکھتا ہے مدد کرتا ہے مدد دے سکتا ہے تو وہ اس کام کی کامیابی کو بھی خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرے گا جو کسی بیرونی مدد کے ذریعے اس نے تکمیل تک پہنچایا اور اس حقیقت کو بھی جانتا ہو گا کہ رشتے داروں، دوستوں، نظام، قوم، حکومت یا انسانی ہمدردی کی تنظیمیں جنہوں نے بھی اس کی مدد کی وہ سب مدد بھی اصل میں خدا تعالیٰ نے ہی کی تھی۔ اور ان تمام ظاہری مددوں کے پیچھے خدا تعالیٰ کا طاقتور ہاتھ تھا۔ لیکن جو لوگ خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق نہیں رکھتے وہ دنیاوی ذرائع کو سب کچھ سمجھتے رہتے ہیں اور انہی کی طرف ان کی توجہ رہتی ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف نظر نہیں اٹھتی لیکن جب یہ تمام ذرائع ناکام ہو جاتے ہیں پھر خدا تعالیٰ یاد آتا ہے۔ کیونکہ اب خدا تعالیٰ کی یاد آنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ تمام دنیاوی ذرائع جو تھے وہ استعمال ہو گئے۔ تب وہ کہتا ہے کہ یا اللہ! تو ہی مدد کرے تو یہ کام ہوگا۔ سب طاقتوں کا مالک تو ہی ہے۔ سب تعریفیں تیری ذات کی ہی ہیں۔ پس یہ اس بات کی بھی دلیل ہے اور بات اس طرف بھی اشارہ کررہی ہے یہ کہ کوئی بڑی سے بڑی تدبیر یا حکومت اور تنظیم ایک محدود طاقت رکھتی ہے اور یہ سب دنیاوی طاقتیں اور تدبیریں ایک حد کے بعد ناکارہ اور بے فائدہ ہو جاتی ہیں۔

س: حضور انور نے سورۃ بنی اسرائیل آیت 68 کی کیا تفسیر بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ’’اور جب تمہیں سمندر میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس کے سوا ہر وہ ذات جسے تم بلاتے ہو ساتھ چھوڑ جاتی ہے اور پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا کر لے جاتا ہے تو اس سے اعراض کرتے ہو اور انسان بہت ناشکرا ہے‘‘ (بنی اسرائیل: 68) پس طوفانوں اور مشکلات میں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو پکارنے لگ جاتے ہو اور جب نجات ہو جائے تو بھول جاتے ہو۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ مشکل وقت میں نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں اور دوسرے سارے مددگاروں کو بھول جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ اگر ان کو اس مشکل وقت سے نجات مل جائے تو وہ ہمیشہ خدا ہی کو مدد کا ذریعہ سمجھیں گے اسے ہی پکاریں گے لیکن خطرے کے ختم ہوتے ہی دنیا داری، تکبر اور فخر دوبارہ ان میں پیدا ہو جاتا ہے۔ پس انسان انتہائی ناشکرا اور خود غرض ہے۔ دیکھیں اللہ تعالیٰ کا رحم کس قدر وسیع ہے کہ باوجود یہ علم ہونے کے کہ خشکی پر پہنچ کر یہ خدا تعالیٰ سے بغاوت کریں گے پھر دور ہٹ جائیں گے۔ یہ ان کی عاجزی اور انکسار اور دعا اور اضطرار جو ہے یہ عارضی ہے۔ پھر بھی ان کی اضطرار کی حالت کی دعاؤں کو سنتے ہوئے انہیں بچا لیتا ہے۔ پھر بھی لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نعوذ باللہ ظالم ہے۔

س: ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت میں ایک ہندو طالب علم کا کون سا واقعہ بیان ہوا ہے؟

ج: فرمایا! جب حضرت مسیح موعود نے زلزلے کی پیشگوئی فرمائی اور بڑا زلزلہ آیا۔ اس وقت لاہور میڈیکل کالج کا ایک طالبعلم جو ہر روز اپنے ساتھی طالبعلموں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں بحث کیا کرتا تھا بلکہ استہزاء کی حد تک چلا جاتا تھا۔ زلزلہ کے دوران وہ جس کمرے میں تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ کمرے کی چھت گرنے والی ہے اور یہ یقین ہو گیا کہ اب کوئی طاقت چھت کو گرنے سے بچا نہیں سکتی۔ تو کیونکہ وہ ہندو خاندان سے تھا بے اختیار اس کے منہ سے رام رام نکل گیا۔ اگلے دن اس کے دوستوں نے پوچھا کہ تمہیں اس وقت کیا ہو گیا تھا؟ تم خدا کو تو مانتے ہی نہیں تو اس حالت میں رام رام کا شور تو نے مچا دیا۔ ہندوؤں کے نزدیک رام خدا تعالیٰ کے لئے بولا جاتا ہے۔ تو کہنے لگا کہ پتا نہیں مجھے کیا ہوا تھا میری عقل ماری گئی تھی۔ لیکن حقیقت یہی ہے کہ اس وقت ہی اس کی عقل نے کام کیا اور جب تمام دنیاوی سہارے اس کی نظروں سے چھپ گئے اوجھل ہو گئے تو اسے ایک ہی سہارا نظر آیا جو سب طاقتوں کا مالک ہے۔ اسے خدا تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کوئی اور مددگار دکھائی نہیں دیا۔

س: ہستی باری تعالیٰ کے حوالہ سے ایک انگریز لیڈر کی کیا فعلی شہادت بیان ہوئی؟

ج: فرمایا! پہلی جنگ عظیم کے دوران 1918ء میں جرمنی نے اپنی تمام طاقت جمع کر کے اتحادی فوجوں پر حملہ کر دیا۔ تو اس وقت انگریز فوجوں پر یا اتحادی فوجوں پر ایک ایسا وقت آیا کہ کوئی صورت ان کے بچاؤ کی نہیں تھی۔ سات میل لمبی دفاعی لائن ختم ہو گئی۔ فوج کا کمانڈر پریشان ہوا اور اس نے تار بھیجی کہ یہ صورتحال ہے۔ مرکز بھی کچھ نہ کرسکتا تھا۔ وزیر اعظم اور دوسرے بڑے میٹنگ میں بیٹھے تھے۔ اس وقت وہ مادہ پرست یورپ جس کی نگاہ عموماً خدا تعالیٰ کی طرف نہیں اٹھتی تھی۔ اپنے وسائل پر ان کو بڑا گھمنڈ اور مان تھا اور ایسا طبقہ جو حکومت کر رہا ہو اسے تو ویسے بھی اپنی طاقت اور قوت پر بڑا گھمنڈ ہوتا ہے۔ ان میں خدا تعالیٰ کا خانہ صرف نام کا ہی ہوتا ہے۔ ان کے اس وقت سب سے بڑے لیڈر سردار نے جو اپنی طاقت اور قوت اور شان وشوکت کے فخر میں مست رہتا تھا۔ اس نے بھی محسوس کیا کہ اس وقت کوئی ظاہری مدد نہیں ہوسکتی جو ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا سکے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور کہا کہ آؤ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہماری مدد کرے۔ چنانچہ سب گھٹنوں کے بل جھک کر دعا کرنے لگے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ کیا تعجب ہے کہ وہ اس دعا کے نتیجہ میں ہی اس تباہی سے بچ گئے ہوں۔

س: کون سی آیت اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان مشترک ہے؟

ج: فرمایا! توکل خدا تعالیٰ کی ذات پر ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ جب سمندر کے طوفان میں پھنس گئے تو خدا تعالیٰ کو پکارنا شروع کر دیا۔ جب صفیں ٹوٹ گئیں تو پھر خدا یاد آیا۔ بلکہ ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا سکھا کر خدا تعالیٰ نے ہمیں بتایا کہ کہ میری طرف اور صرف میری طرف تمہاری نظر ہونی چاہئے۔ اور یہ دعا ہے۔ **ایاک نعبد و ایاک نستعین**۔ ایک لمبی حدیث ہے اس میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ کہتا ہے **ایاک نعبد و ایاک نستعین**۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے۔ اور میرے بندے نے جو کچھ مانگا ہے میں اسے دوں گا۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کیا نصائح بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم احمدی ہیں اور ہم نے زمانے کے امام کے ہاتھ پر عہد کیا ہے۔ ہم نے اپنے ہر قول وفعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کا عہد کیا ہے۔ ہم نے عسر اور یسر تنگی اور آسائش میں خدا تعالیٰ سے ہی مدد مانگنے اور غیر اللہ سے بیزاری کا عہد کیا ہے۔ ہمیں اپنے عہد نبھانے کے لئے کس قدر **ایاک نعبد و ایاک نستعین** ۔ کے مضمون کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے ڈوبتے ہوئے دھریہ کی طرح خدا تعالیٰ کو نہیں پکارنا۔ ہم نے اعلیٰ معراج حاصل کرنے والے مؤمنین کی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت اور استعانت کا ادراک حاصل کر کے اس پر عمل کرنا ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ ہماری ساری قوت ہماری ساری طاقت اور ہمارا مکمل سہارا خدا تعالیٰ کے سامنے خدا تعالیٰ کے آگے جھک جانے میں ہے۔

س: ہمیں کن باتوں میں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے؟

ج: فرمایا! ہمیں جائزہ لینا چاہئے کہ کیا ہماری عبادتیں اور ہماری خدا تعالیٰ سے مدد کی پکار کا معیار وہ ہے جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے معیار کے مطابق ہے؟ یا روزانہ بتیس مرتبہ فرض نمازوں میں طوطے کی طرح **ایاک نعبد و ایاک نستعین** ۔ کو دھراتے ہیں اور بس کام ختم ہو جاتا ہے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم کمزور ہیں اور ہمارا دشمن بہت

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ............ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ............ مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ............ قیمت 5 روپے

# جماعت یوکے کے زیرانتظام 11ویں امن کانفرنس۔ 8نومبر 2014ء

## حضور کے خطاب اور پریس کانفرنس پر مہمانوں کے نہایت محبت بھرے اور ایمان افروز تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

﴿قسط سوم آخر﴾

### تاثرات مہمانان

اس پروگرام کے اختتام پر مہمانان کرام نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی اپنے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں امن کے قیام کیلئے کی جانے والی کوششوں کو سراہا۔ مہمانان میں سے بعض کے تاثرات ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

☆ممبر آف پارلیمنٹ اور سیکرٹری آف سٹیٹ فار انرجی اینڈ کلائیمیٹ چینج آنریبل Edward Davey نے کہا:

مجھے جماعت احمدیہ کے منعقدہ Peace Symposium میں آکر حضور انور کی باتیں سن کر لطف آیا ہے۔ میں ہمیشہ سے ہی خلیفۃ المسیح سے بہت متاثر رہا ہوں اور آج انہوں نے جو پیغام دیا ہے وہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ آج جس طرح انہوں نے ISIS کے عراق اور سیریا میں خطرات کے بارہ میں بات کی ہے اور جس طرح انہوں نے بتایا ہے کہ ISIS کا مذہب اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں میں حضور کے انداز خطابت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ نے قرآن کریم سے بہت کثرت سے حوالے پیش کئے ہیں تاکہ یہ ثابت کریں کہ ISIS کے اقدامات کا مسلمانوں کی مقدس کتاب سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جو بھی آپ کا خطاب سنیں گے یا پڑھیں گے، ان کو معلوم ہو جائیگا کہ ISIS کے نظریہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ ISIS کو رد کر دیں گے۔

موصوف نے کہا بعض اوقات برٹش میڈیا میں بھی جو Islamophobia نظر آتا ہے اور خاص طور پر جو احمدیوں کو تعصب کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، میرا خیال ہے کہ امن کی خاطر ایسے پروگرام احمدیہ جماعت کی جانب سے بڑے مثبت اور تعمیری اقدام ہیں۔ آپ ہر وقت چیریٹی کے کام کرتے رہتے ہیں اور ہم اس کی قدر کرتے ہیں لیکن ان کاموں کے علاوہ آپ کی بہترین اقدار ایسے پروگراموں کی صورت میں بھی سامنے آتی ہیں جن میں ہر کمیونٹی، مذہب اور سیاسی جماعت کے افراد کو متحد کر کے امن کے لئے اظہار خیال کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں، یہ ایک بہت اچھا قدم ہے۔

☆ہائی کمشنر گریناڈا (Grenada) مسٹر Whiteman Joslyn نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

اگر اس تقریب کو ایک لفظ میں سمویا جائے تو یہ بہت شاندار تھی۔ میں پہلے بھی حضور انور کے لندن میں ایک پروگرام میں شرکت کر چکا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ آپ کا پیغام بہت متاثر کن ہے اور بڑی استقلال سے آپ امن کے قیام کی طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ سب سے اہم بات کہ ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ اس پیغام کو ہر طول و عرض میں پھیلنا چاہئے۔ یہ بہت ضروری پیغام ہے۔ میرے بھی ذہن میں بعض غلط فہمیاں تھیں، خاص طور پر جب لوگ کہتے تھے کہ مسلمان دنیا پر حاکم ہونا چاہتے ہیں۔ میں (-) کے پروگراموں میں ISIS کی وجہ سے شامل ہونے سے گھبراتا تھا۔ آج بڑی مشکل سے اپنے میزبان کے اصرار پر اس تقریب میں شامل ہونے پر راضی ہوا تھا۔

لیکن جب میں نے خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا تو میرے ذہن میں جو شکوک و شبہات تھے وہ سب دور ہو گئے۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ دنیا میں ایک کمیونٹی ایسی ہے جو (-) کی حسین تصویر پیش کر رہی ہے۔

اب میں آئندہ پروگرام میں جب آؤں گا تو دوسرے ممالک کے ہائی کمشنرز کو بھی ساتھ لے کر آؤں گا۔

☆ایک تنظیم Wave Trust کے چیف ایگزیکٹو George Husnik نے کہا:

میں آج خلیفہ کی تقریر سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ ان کا پیغام واضح، عام فہم اور زور دار تھا۔ انہوں نے (دین) کے بارہ میں بصیرت افروز معلوماتی خطاب فرمایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ (دین) کے بارہ میں ان باتوں کا سب کو علم ہونا چاہئے۔ حضور کا یہ پیغام دنیا اور برٹش لوگوں کے لئے (دین) کی اصل حقیقت کو سمجھنے کے لئے نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس پیغام کو بہت پھیلایا جائے گا اور میں بھی آپ کے ساتھ مل کر فساد ختم کرنے کے مشترکہ مشن پر کام کرنا چاہوں گا۔

☆میٹروپولیٹن پولیس برطانیہ کے ایک سابق افسر Mr David Eden بھی اس تقریب میں شامل ہوئے تھے۔ موصوف کا اپنا ٹیلی وژن سٹیشن بھی ہے۔ موصوف نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

میں خلیفۃ المسیح کے طاقتور خطاب سے بے حد متاثر ہوا ہوں اور اس خطاب نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ آج خلیفۃ المسیح نے اہم لیڈرز اور سرکردہ حکام کے سامنے برملا اُن کی غلطیوں کی نشاندہی کی ہے۔ یہ بہت ضروری تھا۔ اس بات نے ہمیں سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔

☆ممبر آف پارلیمنٹ اور سیکرٹری آف سٹیٹ برائے انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ آنریبل جسٹن گریننگ (Justine Greening) نے کہا:

حضور انور نے انتہائی زبردست خطاب فرمایا ہے جس میں اُن دعووں کی تردید کی ہے جو ISIS اور اس جیسی دوسری دہشت گرد تنظیمیں کر رہی ہیں۔ خلیفۃ المسیح نے قرآن کریم کی اصل تعلیم پیش کر کے قطعی طور پر اُن کے دعووں کا قلع قمع کر دیا ہے۔ میرے خیال میں بہت سے لوگوں کو جو ہال میں موجود تھے انہیں حضور انور کی یہ باتیں سن کر (دین) کی اصل حقیقت اور تعلیم کو سمجھنے میں بہت مدد ملی ہے۔ اور خاص طور پر یہ بات واضح ہوئی ہے کہ امن ہی (دین) کی بنیاد ہے۔

☆ لیڈر آف دی مرٹن کونسل جناب کونسلر Stephen Alambritis نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ:

یہ خوبصورت عمارت (بیت الفتوح) میری borough میں ہے اور میں نے انتہا پسندوں کی سخت مخالفت کے باوجود اس building of peace کی پلاننگ پرمیشن دی تھی۔

یہ بہت متاثر کن پروگرام تھا۔ اس کا عنوان انصاف اور امن تھا۔ اور یہ بہت ضروری ہے کہ ہم امن اور انصاف کی قدر کریں۔ یہ بھی واضح ہے کہ جہاں انصاف نہیں ہوگا وہاں امن قائم نہیں رہ سکتا۔ یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم ہیں۔ اگر ہماری مٹھی بند ہو تو ہم مصافحہ نہیں کر سکتے اور احمدیہ جماعت کی اس عمارت میں مجھے ہمیشہ کھلے ہاتھ مصافحہ اور استقبال کے لئے تیار ملے ہیں۔ آج کی تقریب بہت شاندار تھی۔ تمام تقاریر بہت اچھی تھیں۔ خلیفۃ المسیح عزت مآب کی تقریر بھی شاندار اور امن و انصاف کا پیغام لئے ہوئے تھی۔

مرٹن borough لندن کی 32 boroughs میں سے ایک ہے اور یہاں بسنے والے دو لاکھ افراد کے لئے یہ کانفرنس ایک اہم کیلنڈر اپوائنٹ ہے۔ جو یہاں کے لوگوں کو باہم ملنے جلنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

میں آج یہاں سے یہ پیغام لے کر جا رہا ہوں کہ لوگوں کا باہم ملنا بہت ضروری ہے اور اس کے لئے احمدیہ جماعت جیسی کمیونٹیز چاہئیں۔ کونسل تنہا یہ کام نہیں کر سکتی اس کے لئے جماعت احمدیہ ایک اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

☆مرٹن کونسل (London Borough of Merton Council) کی میئر جناب Agatha Akyigyina صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور کا خطاب بہت بصیرت افروز تھا۔ مجھے یہ بات بہت اچھی لگی ہے کہ آپس میں الزام لگانے کی بجائے پوری دنیا کو تلقین کی جائے کہ بہتری کے لئے کیا کرنا چاہئے۔ بعض افراد کی کارروائیوں کا الزام پوری کمیونٹی پر نہیں لگانا چاہئے۔ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی۔ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ مل کر امن کی خاطر اقدام کریں۔ حضور انور نے یہ مضمون بیان کرنے میں بہت بہادری دکھائی ہے اور سب کو اس کا ذمہ وار قرار دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس خطاب کو نشر کریں گے اور یہ پیغام وسیع و عریض دنیا میں پھیلے گا۔

☆اٹلی کی ایک تنظیم Religions for Peace کے نمائندہ Sylvio Danaio نے کہا:

حضور انور کی باتیں نہ صرف اہمیت کی حامل تھیں بلکہ نہایت بصیرت افروز تھیں۔ خلیفۃ المسیح نے قرآن کریم کی اُن آیات کو پیش کیا ہے جن سے واضح ہوتا ہے کہ (دین حق) پُرامن اور محبت کو فروغ دینے والا مذہب ہے جس کا تشدد اور ناانصافی سے کوئی تعلق نہیں۔ خلیفۃ المسیح کے الفاظ کو ہر جگہ پھیلانا چاہئے، کیونکہ یہ (دین) کی حقیقی تصویر پیش کرتے ہیں۔ جو کہ بدقسمتی سے آج کا میڈیا نہیں کر رہا۔ اہم نیوز ایجنسیاں (دین) سے انصاف نہیں کر رہیں۔ میں نے اس خطاب کی کاپی مہیا کئے جانے کی درخواست کی ہے، کیونکہ میں اس کا ہر جگہ حوالہ دینا چاہتا ہوں۔

☆سیرالیون ہائی کمیشن لندن کے ڈپٹی ہائی کمشنر Tamba Mansa Ngegba نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

خلیفۃ المسیح کا خطاب نہایت واضح اور معلوماتی تھا اور اس میں ایمانداری اور جرأت تھی۔ انہوں نے (دین) کی سچائی کھول کر بیان کی بالخصوص یوکے کی کم علم عوام کیلئے یہ بہت ضروری تھا۔

☆چرچ آف سائنٹالوجی (Church of

Sarah (Scientology) کی ڈائریکٹر Elcker نے کہا:

آج کی شام میرے لئے بہت حیرت انگیز تھی۔ خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت متاثر کرنے والا تھا۔ خلیفۃ المسیح نے بعض نہایت اہم باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ موجودہ حالات میں ہمیں انسانیت کی خاطر مشترک ہوکر، اکٹھے ہوکر کام کرنا پڑے گا تاکہ ان حالات کو بہتر کیا جائے۔

☆ایک عیسائی آرچ بشپ ( Emeritus Archbishop of Southward, Catholic Church of England & Wales) مکرم Kevin McDonald نے کہا:

میرے خیال میں آج کی تقریب کی ایک بہت اہم حصہ خلیفۃ المسیح کا خطاب تھا۔ خلیفہ نے بڑے واضح طور پر بیان کردیا ہے کہ کس وجہ سے ISIS کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ لوگوں کو ایسی باتیں عام طور پر تفصیل کے ساتھ سننے کو نہیں ملتیں۔ خلیفۃ المسیح نے تفصیل سے بتایا ہے کہ قرآن کریم ہرگز ایسے لوگوں کے خیالات وحرکات کو جائز قرار نہیں دیتا جیسا کہ ISIS آج کل کر رہا ہے۔ آپ نے ISIS کی فنڈنگ اور مغربی طاقتوں کے مفادات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ ایک بہت اہم بات یہ تھی کہ بڑی وضاحت کے ساتھ اسلام کا پیغام کھل کر سامنے آیا ہے، اس کی بہت ضرورت تھی۔

☆رش مورکونسل (Rushmoor Borough Council) کی میئر کونسلر Diane Bedford نے کہا:

میں جو امیدیں لے کر آئی تھی، تمام تقاریر نے میری امیدیں مزید بڑھا دی ہیں۔ لیکن خلیفۃ المسیح کی شخصیت ان تمام سے بڑھ کر میرے لئے حیرت انگیز ثابت ہوئی۔ ہر بات جو انہوں نے کہی ہے میرے ذہن میں راسخ ہوتی چلی جارہی تھی۔ اور یہ میرے لئے سب سے زیادہ حیران کن بات تھی، میں نہیں جانتی کہ ایسا کیوں ہو رہا تھا، لیکن ایک عجیب انداز سے میرے ذہن پر ان باتوں کا اثر ہو رہا تھا۔ میں بہت خوش ہوں کہ میں آج کے پروگرام میں آگئی۔ میرے پاس اپنی کیفیت کو بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں ہیں۔

☆ Graeme Wilson چرچ آف سائنٹالوجی کے ڈائریکٹر آف پبلک افیئرز نے کہا:

بہت شاندار پروگرام تھا، تمام تقاریر شاندار تھیں اور خاص طور پر حضور انور کا پیغام بہت ہی اعلیٰ تھا۔ یہ انتہائی ضروری پیغام تھا۔ حضور انور کا خطاب انتہائی شاندار تھا اور جو آپ نے فرمایا وہ بعینہٖ حقیقت کے قریب ہے۔

اگر ہم دنیا میں امن لانا چاہتے ہیں تو ہمیں ISIS کی فنڈنگ اس سے متعلقہ امور پر سوچنا ہوگا۔ ایک اقلیت یہ فساد پیدا کر رہی ہے اور اگر اکثریت اکٹھی ہو جائے تو اس اقلیتی فساد کو ختم کیا جاسکتا ہے۔ مذہب کے ذریعہ ہی اس فساد کو ختم کیا جاسکتا ہے اور یہ تاثر غلط ہے کہ مذہب فساد پھیلاتا ہے۔ اگر آپ تاریخ دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جب بھی کسی مذہب کو دبایا گیا ہے، تو یہی بات اس ریاست کے زوال کے آغاز کا باعث بن جاتی ہے۔

☆Cllr Wheatley میئر آف Waverley اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ:

ہمیں اپنے علاقہ میں 'اسلام آباد' جیسے مقام پر فخر ہے۔ مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی۔ ایک جیسے خیالات رکھنے والوں کو اکٹھے رہنا ہوگا۔ حضور انور نے جو دعا کی ہے اور امید کا اظہار کیا ہے کہ ہم امن کے قیام کے لئے متحد ہوں، بہت خوب لگا ہے۔ کامیابی کے لئے یہ بہت ضروری ہے تاکہ ہر طرف امن قائم ہو۔

حضور انور کا خطاب سن کر بہت خوشی ہوئی۔ عام طور پر لوگ ایسے مذہب کی بات سنتے ہوئے جن کو وہ جانتے نہ ہوں، nervous ہوتے ہیں، لیکن حضور انور کے خطاب کو سن کر میں بہت حیران تھی، جو آپ فرماتے جاتے تھے، میں اس سے مکمل اتفاق کر رہی تھی۔ میں خلیفۃ المسیح سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔

☆گھانا سے تعلق رکھنے والے ایک دوست Emanuel Amoa نے کہا:

حضور انور کے خطاب سے جو باتیں میں نے اخذ کیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اگر محمد (ﷺ) کے لئے دوسرے مذاہب کے ساتھ مل کر رہنا ممکن تھا یعنی جس طرح یہودی اور عیسائی مدینہ میں رہتے تھے تو ہم لوگ بھی یہ کرسکتے ہیں۔

☆ممبر آف پارلیمنٹ Jane Ellison کے ساتھ آنے والے John Samiotis نے کہا:

نہایت شاندار تقریب تھی۔ حضور کا خطاب ایک مشہور سائیکل ریس 'Tour de France' کی طرح تھا جس میں اسلامی تاریخ اور سیاسیات کا احاطہ کیا گیا۔ اگر زیادہ سے زیادہ لوگ اس خطاب کو سنیں تو اسلام کی اصل تصویر سامنے آئے گی۔ بہت ہی عمدہ تقریر تھی! خلیفہ کے خطاب نے ہم پر بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔

☆یوروپین یہودی کانگریس کے وائس پریذیڈنٹ اور British Jews کے ایگزیکٹو بورڈ آف ڈپٹیز کے ممبر Edwin Shuker نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

☆نہایت شاندار تقریب تھی۔ ہر انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ اس تقریب کی بدولت بہت سے مہمانوں کے ساتھ ملنے کا موقع ملا۔ لیکن ان سب باتوں میں جو سب سے زیادہ متاثر کن بات تھی وہ حضور انور کا محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کا پیغام تھا۔ حضور نے نہ صرف حالات حاضرہ اور مشرق وسطیٰ کے حالات پر تبصرہ فرمایا بلکہ حضور نے تاریخ کے پہلو بھی بیان فرمائے تاکہ تاریخ سے سبق حاصل کیا جائے۔

☆کیتھولک چرچ سے تعلق رکھنے والی تنظیم Westminster Interfaith کے نمائندہ Jon Dal Din نے کہا:

جماعت احمدیہ کے پروگراموں بالخصوص پیس سمپوزیم میں شمولیت ہمیشہ ہی خوشی کا باعث ہوتی ہے۔ حضور انور کی تقریر وقت کی ضرورت تھی اور میرے خیالات بھی اسی قسم کے ہیں۔ حضور انور نے بتایا کہ کس طرح حضرت محمد ﷺ مدینہ میں یہودیوں، عیسائیوں کے ساتھ امن سے رہے اور کس طرح ہر کوئی اپنے مذہب کے مطابق مسائل حل کرتا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم اس دنیا میں بھی اپنے مذہب، رنگ ونسل سے بالاتر ہوکر امن سے رہ سکتے ہیں۔ حالیہ واقعات میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ لوگ محمد (ﷺ) کا نام، اسلام کا نام استعمال کرتے ہوئے جنگیں کر رہے ہیں، فساد پھیلا رہے ہیں۔ جو کہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہم بھی محمد (ﷺ) جیسا معاشرہ قائم کرسکتے ہیں جو کہ مدینہ میں قائم کیا گیا، اور یہی میں نے آج سیکھا ہے۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔

☆ ایک عیسائی پادری Father Aethelwine نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

حضور انور نے اپنے خطاب میں جو پیغام دیا ہے اُسے میں اپنی یونیورسٹی میں لوگوں تک پہنچاؤں گا۔ حضور انور نے نہایت جرأت اور وضاحت کے ساتھ ISIS کی اصلیت کا بھانڈا پھوڑا ہے۔ میں Eastern Orthodox Christian کے انٹرنیشنل ممبرز کو بھی مطلع کروں گا کہ اصل میں کیا ہو رہا ہے۔

☆میٹروپولیٹن پولیس سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان Stuart MacLeod نے کہا:

آج کی شام بہت علمی اور دلچسپ تھی۔ حضور انور کے پیغام کو سن کر بہت محظوظ ہوا جس میں حضور نے مذہب کے نام ہونے والے مظالم کی مذمت کی ہے۔

☆چرچ آف سائنٹالوجی کی نمائندہ Silvia Fani نے کہا:

میں نے آج جو کچھ یہاں دیکھا اس سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ آج جماعت احمدیہ جو کام کر رہی ہے وہ دوسری کمیونٹیز کیلئے مشعل راہ ہے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیمات بہت شاندار ہیں۔

☆ایک مہمان Penny Smith-Orr نے کہا:

اس تقریب میں مدعو کرنے پر آپ کا بہت شکریہ۔ تمام تقاریر بہت اچھی تھیں لیکن خلیفہ کی تقریر جس میں انہوں نے قرآن کریم کے ذریعہ 'امن کی تعلیم' بتائی بالخصوص بہت زیادہ اہمیت کی حامل تھی۔

☆ ایک مہمان Simon صاحب نے جو کہ بیت فضل کے علاقہ Southfields سے اس تقریب میں شرکت کیلئے گئے تھے، نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں پہلی مرتبہ امن کانفرنس میں شریک ہوا ہوں اور آپ کے خلیفہ کی تقریر سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ جیسا پیغام انہوں نے دیا ہے میں چاہتا ہوں کہ ایسے پیغام میڈیا میں زیادہ آئیں کیونکہ آجکل انتہا پسند عناصر کو زیادہ کوریج ملتی ہے اور ایسے پرامن پیغام کم سننے کو ملتے ہیں۔ برٹش main stream میڈیا کے لئے بھی میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ پیش کریں۔ آج میں یہاں سے یہ پیغام لے کر جارہا ہوں کہ (دین) امن کا مذہب ہے اور اس ملک میں جو زیادہ تر افراد (دین) کے بارے میں تاثر رکھتے ہیں وہ غلط ہے۔

☆ایک مہمان John Foley نے کہا:

بہت شاندار تقریب تھی۔ کاش کہ میڈیا اس قسم کی تقاریب کو زیادہ coverage دے بہ نسبت اُن افسوسناک واقعات کے جو چند برے لوگوں کی وجہ سے پیش آتے ہیں۔

☆ایک مہمان Cath Stamper نے کہا:

میں حضور انور کے خطاب سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ نہایت سیدھا سادہ اور معلوماتی خطاب تھا۔ حضور انور نے بڑی وضاحت کے ساتھ ثابت کیا کہ ISIS حقیقی اسلام سے کتنی دور ہے۔ یقیناً اس خطاب سے میری معلومات میں اضافہ ہوا ہے۔

☆ایک تنظیم Faiths Together in Croydon سے تعلق رکھنے والے مہمان Les Kemp نے کہا:

بہت زبردست تقریب تھی۔ حضور انور کے خطاب میں حالات حاضرہ پر نہایت پُرحکمت تجزیہ تھا جس میں حضور نے ISIS کے بارے میں بتایا کہ بعض خفیہ عزائم کی وجہ سے چھپ کر ISIS کی مدد کی جارہی ہے۔ حضور انور کا خطاب سوچنے پر مجبور کردیتا ہے۔

☆ایک مہمان ایم زیڈ اقبال صاحب نے کہا:

نہایت شاندار پروگرام تھا۔ حضور انور کا خطاب بہت اعلیٰ تھا۔ اس ملک کے سیاستدانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس پیغام کو سنیں اور اچھی طرح سمجھیں۔ مجھے امید ہے کہ اس دنیا میں امن کے قیام کے حوالہ سے جو نصیحتیں فرمائی ہیں اُن پر عمل کیا جائے گا۔

☆ایک مہمان Roland Morris نے کہا:

اس تقریب کے سب سے اہم خلیفۃ المسیح کے خطاب میں (دین) کی دہشت گردی کے بارہ میں جو تعلیمات بیان ہوئیں انہیں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو سنانے کی ضرورت ہے۔

☆ایک مہمان Ian Walker نے کہا:

جماعت احمدیہ کے سربراہ کا خطاب بہت زبردست اور دلچسپ تھا۔ یہ خطاب ایک ایسے موضوع پر تھا جس کے بارے میں بہت سی غلط فہمیاں ہیں۔ اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ پھیلانا چاہئے۔

اس کے علاوہ متعدد مہمانان نے تقریب کے بعد واپس گھر جا کر ای میلز کے ذریعہ پیغامات بھجوائے جن میں اس تقریب اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے حوالہ سے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امن کیلئے کی جانے والی کوششوں کو سراہا اور خراج تحسین پیش کیا۔

Thursley Cricket Club کے چیئرمین Barry Rapley بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے، اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آپ کے خلیفہ صاحب کی تقریر شاندار تھی۔ ایسی باتیں تھیں کہ جب ہم گھر جائیں گے تو یہ باتیں ہمیں مزید سوچنے پر مجبور کریں گی۔ سب سے بڑی بات کہ ISIS اپنی فنڈنگ کہاں سے حاصل کر رہی ہے۔ آپ نے بڑی حکمت سے اپنے مضمون کو یہاں تک پہنچایا اور پھر اس بات کو بیان کیا کہ ان کو فنڈنگ کس طرح مل رہی ہے۔ آپ کا پروگرام انتہائی منظم تھا اور اس میں کوئی کمی محسوس نہیں کی جا سکتی۔

ڈاکٹر جگجیت سنگھ ٹونک صاحب ایم بی ای اور ڈپٹی لارڈ لیفٹیننٹ آف ویسٹ مڈلینڈ بھی اس تقریب میں شامل تھے، اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

بہت شاندار پروگرام تھا۔ حضور نے بہت پُرشوکت تقریر کی۔ جو کچھ آپ نے آج رات فرمایا ہے اگر اس پر عمل کر لیا جائے تو تمام دہشت گردی ختم ہو سکتی ہے اور لوگ امن و محبت سے باہم ایک ہو کر رہ سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو کچھ بھی آپ نے کہا اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے اور ہمیں حضور کی سوچ اور فلاسفی کو اپنانا ہوگا۔ اور آج صرف اسی صورت میں ہم دنیا میں امن و آہنگی کی امید کر سکتے ہیں۔

## میڈیا کوریج

اس تقریب کے حوالہ سے بعض ملکی و انٹرنیشنل ٹی وی چینلز، اخبارات اور جرائد نے تفصیل کے ساتھ خبریں شائع کیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کے بعض حصوں کو باقاعدہ quote کیا گیا۔

☆برطانیہ کے ایک مشہور ٹی وی چینل ITV نے اپنی ویب سائٹ پر مورخہ 8 نومبر 2014ء کو خبر نشر کی:

جماعت احمدیہ مورخہ 11 ستمبر کو 'خلافت، امن اور عدل' کے عنوان پر جنوبی لندن کی ایک مشہور (بیت) میں ایک سمپوزیم کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس سمپوزیم میں ممبرز آف پارلیمنٹ، سیاسی و مذہبی رہنما، رفاہی اداروں کے نمائندگان کی شمولیت متوقع ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک بیان بھی اس خبر میں quote کیا گیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے (دین حق) کے نام پر ہونے والی دہشت گردی کی مذمت کی اور ساری دنیا کو نفرت کے خلاف جمع ہونے اور دعاؤں اور مصمم ارادوں کے ساتھ دنیا میں امن کے قیام کیلئے کام کرنے کی دعوت دی۔

☆لندن کی ایک اخبار Wimbledon Guardian نے اس 'امن کانفرنس' کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ 21 نومبر 2014ء کو ایک خبر شائع کی۔

اخبار نے لکھا کہ جماعت احمدیہ...... کے خلیفہ نے تمام سیاسی رہنماؤں کو کہا ہے کہ اسلامک دہشت گرد گروپوں کے نفرت انگیز پیغام کے خلاف اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

اس کے علاوہ اس خبر میں انہوں نے اس تقریب میں شامل بعض سیاسی اور دیگر اہم شخصیات کا بھی ذکر کیا۔

☆یوکے کا ایک مشہور آن لائن بلاگ The Latest نے بھی اپنی ویب سائٹ پر پیس سمپوزیم کے حوالہ سے ایک بلاگ شائع کیا جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب میں سے بعض حصوں کو quote کیا گیا۔

☆اس کے علاوہ بھی پیس سمپوزیم کے انعقاد سے قبل بھی اور بعد میں بھی بعض اخبارات اور آن لائن نیوز ویب سائٹس نے اس کے بارہ میں خبریں نشر کیں۔ ان اخبارات میں PR Newswire، Local Guardian، Evening Telegraph، ہیرالڈ سکاٹ لینڈ، ForArgyll، سکاٹش کیتھولک آبزرور، (COS News)، PR Urgent News، GBC (گھانا)، کیتھولک ہیرالڈ، Newham Recorder اور جنگ (لندن) شامل ہیں۔

☆............☆............☆

مرسلہ: مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خاں صاحب

# حاصل مطالعہ دانشوروں اور صحافیوں کے مفید حوالے

## بابا گورونانک

(داڑھی) بابا گورونانک نے بھی اپنائی تھی۔ وہ طبعاً مسلمان تھے۔ ان کی وفات پر جھگڑا چل نکلا تھا مسلمان انہیں اپنے طریقے سے دفن کرنا چاہتے تھے وہ توحید پرست تھے۔ علامہ اقبال نے ان کے لئے نظم لکھی ہے۔۔۔

آشکار اس نے کیا جو زندگی کا راز تھا
ہند کو خالی فلسفہ پر ناز تھا
بتکدہ پھر بعد مدت کے مگر روشن ہوا
نور ابراہیم سے آذر کا گھر روشن ہوا
پھر اٹھی آخر صدا توحید کی پنجاب سے
ہند کو اک مرد کامل نے جگایا خواب سے

(نوائے وقت مورخہ 20۔اپریل 2011ء)

## مالی قربانی کی برکات

صحافی فضل حسین اعوان اپنے مضمون ''ٹرسٹ'' میں لکھتے ہیں۔

وارن بوفے 2008ء میں دنیا کا امیر ترین آدمی تھا اس کے اثاثوں کی مالیت 55 ارب ڈالر ہے۔ 2007ء میں اسے 10 ارب ڈالر کا نقصان ہوا۔ اس نے اربوں ڈالر بل گیٹس کے خیراتی ادارے میں دے دیئے۔ اگلے سال اس کا خسارہ پورا ہوگیا۔ خود بل گیٹس اپنی دولت کا بڑا حصہ خیرات کرتا ہے۔ لیکن دولت کم ہونے کے بجائے بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ خدا اپنے ذمے کبھی قرض نہیں رکھتا۔ اس کی راہ میں خرچ ہونے والا ایک ایک پیسہ کئی گنا ہو کر واپس صاحب استطاعت کے پاس لوٹ آتا ہے۔ اس پر ہم مسلمانوں کا یقین محکم ہے۔ لیکن ہمارے اسلاف کے طریقہ کار پر ہم سے زیادہ غیر مسلم کاربند ہے۔ آج بھی خال خال ہی سہی مسلمانوں میں بھی ایسی ہستیاں ضرور موجود ہیں جو حضورؐ اور صحابہؓ کے فیاضی سخاوت اور انسانی خدمت کے طریقے سلیقے اور سلسلے پر عمل پیرا ہیں۔

ضروری نہیں ٹرسٹ لاکھوں کروڑوں کی لاگت سے قائم ہو۔ دیہات میں جس ڈیرے سے مسافروں کو طعام و قیام کی سہولت مل جاتی ہے وہ بھی ٹرسٹ ہے کسی غریب کی ضرورت پوری کر دینا، لاوارثوں کی مدد کرنا، بے سہاروں کا سہارا بننا، بے کس والدین کی بیٹیوں کی شادی کرا دینا بھی کار خیر ہے۔ ذرا غور کیجئے خدمت خلق کے بے شمار مواقع موجود ہیں۔

(نوائے وقت مورخہ 8 مارچ 2011ء)

## قابل غور حقیقت

معروف صحافی ارشاد احمد ارشد اپنے مضمون میں یہ تاریخی اور قابل غور حقیقت بیان کرتے ہیں۔

جب 1857ء میں مسلمانوں کی حکومت ختم ہوئی تو ان کی طاقت منتشر ہو گئی تھی۔ وقت گزرتا رہا اور مسلمان اپنے اتحاد اور آزادی کے لئے مسلسل کوشاں رہے۔ تا آنکہ لاالٰہ الا اللہ کے نعرہ کی برکت سے برصغیر کے طول و عرض میں بکھرے ہوئے مسلمان ایک ہو گئے اور سیسہ پلائی دیوار بن گئے۔ مسلمانوں کے باہمی اتحاد نے انگریزوں اور ہندوؤں کو شکست سے دوچار اور مسلمانوں کو فتح سے ہمکنار کر دیا۔ یہ نیلگوں آسمان، یہ چمکتا ہوا سورج، روشن چاند اور دمکتے ہوئے ستارے جانتے ہیں کہ جرأت و بہادری اور شجاعت و دلیری میں دنیا کی کسی بھی قوم سے پیچھے نہیں ہیں۔

ہم نے جس دور میں جرأت واستقامت کا راستہ اختیار کیا، اللہ نے ہمیں عزت سے نوازا جب جرأت و استقامت کا راستہ چھوڑا تو ذلت ہمارا مقدر بن گئی اگر آج پاکستانی قوم کا پیراہن تار تار اور جسم زخموں سے چور چور ہے تو اس کی وجہ یقیناً ہم خود ہیں ہم نے جرأت کی بجائے مصلحت، بہادری کی بجائے بزدلی کا راستہ اختیار کیا۔

آج ہمارے دکھوں کا مداوا زخموں کا مرہم، مصائب کا حل اور پریشانیوں کا علاج یہ ہے کہ ہم 23 مارچ 1940ء کا جذبہ زندہ کریں، اپنے اندر وہی جذبہ ایمانی پیدا کریں، انگریزوں اور ہندوؤں کے ہاتھوں جو زخم ہمیں ملے انہیں کریدیں اور یاد رکھیں۔ تحریک پاکستان کے ایام کا وہ کیسا جذبہ تھا کہ جس نے برصغیر کے طول و عرض میں پھیلے مسلمانوں کو یک دل و یک جان کر دیا۔ ان کو ایک قوت اور طاقت بنا دیا۔ آج ہم جس ضعف و اضمحلال اور انتشار و خلفشار کا شکار ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم میں سے وہ جذبہ اور ولولہ مفقود ہو گیا ہے اور ہم نے انگریزوں اور ہندوؤں کے ہاتھوں لگے ہوئے زخموں کو بھلا دیا ہے۔

(نوائے وقت مورخہ 23 مارچ 2011ء)

## قائداعظم کا نظریہ آزادی

ڈاکٹر سید محمد اکرام اپنے مضمون ''اساس پاکستان'' میں بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کی ایک پالیسی ساز تقریر کا ذکر کرتے ہیں۔

10۔ اگست کو کراچی میں نومنتخب دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس ہوا۔ 11۔ اگست 1947ء کو اس اجلاس میں قائداعظم محمد علی جناح نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا:

''......آپ آزاد ہیں۔ آپ آزادانہ اپنے مندروں میں جاسکتے ہیں۔ آپ آزادانہ اپنی مسجدوں میں جاسکتے ہیں۔ اسی مملکت پاکستان میں کسی بھی عبادت گاہ میں جاسکتے ہیں۔ آپ کا تعلق کسی بھی

مذہب، ذات یا فرقہ سے ہو، اس کا امورِ مملکت سے کوئی تعلق نہیں۔

"آج آپ از روئے انصاف کہہ سکتے ہیں کہ برطانیہ میں رومن کیتھولکس اور پروٹسٹنٹس کا کوئی وجود نہیں۔ جو حقیقت آج ہے وہ یہ ہے کہ ہر آدمی برطانیہ کا ایک شہری ہے۔" اب میرا خیال ہے کہ ہم اسی نقطہ نظر کو اپنے سامنے رکھیں کہ بتدریج ہندو ہندو نہیں رہیں گے اور مسلمان مسلمان نہیں رہیں گے۔ مذہبی نقطہ نظر سے نہیں، کیونکہ مذہب تو ہر فرد کا ذاتی ایمان ہے، بلکہ سیاسی نقطہ نظر سے وہ ریاست کے شہری متصور ہوں گے......"

تاریخی اسناد کی روشنی میں اگر دیکھا جائے تو پاکستان کے حصول کے لئے جتنی بھی فکری اور عملی کوششیں کی گئیں، ان سب کی بنیاد صرف ایک تھی اور وہ اسلام تھا۔ قائداعظم محمد علی جناح نے جب بھی اور جہاں بھی علیحدہ مملکت کے حصول کا تقاضا کیا تو صرف اس لئے کیا کہ اس کے بغیر اسلامی قوانین کا اجراء جو مسلمانوں کی زندگی کا ضامن اور نصب العین ہے، ممکن نہیں۔ ہندوؤں کی اکثریت اور مخالفت میں مسلمانوں کی ملی زندگی نہ تشکیل پا سکتی ہے اور نہ ہی اس کی حفاظت کی ضمانت دی جا سکتی ہے۔ جبکہ وہ خود تعداد میں دس ہوں۔

11۔ اگست 1947ء کے مندرجہ بالا خطبے کا مفہوم جیسا کہ بعض سیکولر ذہن کے دانشوروں اور قاضیوں نے سمجھا ہے، ہرگز یہ نہیں کہ پاکستان میں ہندو ہندو نہیں رہیں گے اور مسلمان مسلمان نہیں رہیں گے۔ بلکہ ان الفاظ سے قائداعظم محمد علی جناح کا واضح مطلب یہ ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق مکمل طور پر محفوظ ہوں گے اور ہندو یا مسلمان کسی اور مذہب کے لوگ پاکستانی باشندے ہونے کے ناطے سے آئینی طور پر یکساں حقوق و فرائض کے حامل تصور کئے جائیں گے۔

قائداعظم محمد علی جناح کے مذکورہ بیان کی وضاحت دنیا کے اس تحریر شدہ سب سے پہلے آئین سے ملتی ہے جو نبی اکرم ﷺ نے مدینہ میں سنہ 8ھ میں غیر مسلموں سے کیا تھا اور جو "میثاق مدینہ" کے عنوان سے معروف ہے۔ اس کی دفعات کامل رواداری، مذہبی آزادی اور حسن تعاون پر مبنی ہیں، یہی اسلامی معاشرہ کی اساس ہے۔

(نوائے وقت مورخہ 23 مارچ 2011ء)

## قائداعظم کی ایک وصیت

معروف علمی شخصیت پروفیسر محمد مظفر مرزا اپنے مضمون کے آخری کالم میں لکھتے ہیں۔

"میں یہاں حضرت قائداعظم کی وصیت درج کرنے کا اعزاز حاصل کروں گا۔ یہ وصیت بھارت کے مشہور انگریزی روزنامہ "Statesman" نے مورخہ 2۔ اکتوبر 1948ء کو شائع کی تھی، مسٹر جناح نے اپنے ذاتی اکاؤنٹ میں 40 لاکھ چھوڑے ہیں۔ جن سے پاکستان اور انڈیا میں تعلیمی ادارے فائدے اٹھائیں گے۔ پبلک فنڈ میں انہوں نے 84 لاکھ چھوڑے ہیں۔ جو مسلم لیگ اور چند دیگر اداروں کو منتقل ہو جائیں گے۔ ذاتی فنڈ سے بمبئی یونیورسٹی کو جہاں مسٹر جناح نے کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی پچاس ہزار روپے، انجمن اسلام بمبئی اور اینگلو عربک کالج دہلی کے لئے پچیس پچیس ہزار روپے، اپنے خاندان کے افراد کو کچھ حصہ دینے کے بعد باقی بیس لاکھ روپوں کی رقم مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، اسلامیہ کالج پشاور اور اسلامیہ سندھ مدرسہ کراچی جہاں مسٹر جناح نے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی، کے مابین برابر برابر تقسیم کر دی جائے گی۔ اہل سیاست وحکومت ذرا غور فرمائیں اور حضرت علامہ اقبالؒ کے فرمان پر توجہ فرمائیں۔۔

ہے پردہ شگاف اس کا ادراک
پردے ہیں تمام چاک در چاک

(نوائے وقت مورخہ 13 جنوری 2011ء)

## نہایت ضروری شرطِ ایمان

نذیر احمد غازی (سابق جج ہائیکورٹ) اپنے مضمون "آستینوں میں سانپ پالے ہیں" میں رقمطراز ہیں۔

ہم کہاں کھڑے ہیں؟ ہم امت ہیں؟ ہم ملت ہیں؟ یا ہم انسانوں کا بے قبلہ ہجوم ہیں؟ ہم اپنی اجتماعیت میں بھیڑیوں کا سا رویہ رکھے ہوئے ہے۔

اس وقت پوری قوم ذرا اپنا جائزہ لے کہ ہم کیا رسول پاک ﷺ کے اس فرمان اقدس کے آئینے میں کہاں کھڑے ہیں؟ المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ۔

کہ مسلمان تو وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

گویا عزت و جان کی باہمی محافظت نہایت ضروری شرطِ ایمان ہے۔ کون زبان و بیان سے اور کون تلوار و سنان سے مسلمانوں کی عزت و جان سے کھیل رہا ہے۔

ہم سب انہی کی دہشت سے خودکشی کر رہے ہیں اور شاخ نازک پر بنے آشیانے کو گرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پاکستان اس وقت بین الاقوامی نقشے پر ایک شاخ نازک پر جھول رہا ہے۔ خدارا اپنے وجود کے بوجھ سے اس جھولتے ہوئے آشیانے کو روک لو۔ عقل، دانش، وقار، شعور اور اخلاص کی چٹان آتے ہوئے طوفان کا رخ پھیر دیتی ہے۔ ورنہ آج ہر قلندر نے مجھے بلا کر نیم وا آنکھوں کے ساتھ آہستہ لہجے سے فرمایا کہ روک روک اپنی قوم کو روک۔ بڑے ایوان بھی خدائی آندھیوں کی زد میں ہیں۔ کشتی سے چپو علیحدہ کئے جا رہے ہیں۔ بادبان اب تھکے بازوؤں کی طرح ہو گئے ہیں۔ اتحاد کی سیسہ پلائی دیوار قرآنی دیوار اور استغفار کے چپو پھر ندامت کے آنسو چاہئیں۔ طوفان رک جائے گا اور سیلاب رخ بدل لے گا۔ لیکن تیری قوم نے تو ہر جگہ ......

ہم نے اے دوست خودکشی کے لئے
آستینوں میں سانپ پالے ہیں

(نوائے وقت مورخہ 20 مئی 2011ء)

مکرم محمد نسیم تبسم صاحب

# مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ کی یاد میں

مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ نہایت ہی پیارے انسان، خوش شکل، خوش اخلاق، تبسم ہر وقت لبوں پر رہتا۔ بہت سی خوبیوں کے مالک ہونے کی وجہ سے ہر کوئی ان کا دوست بن جاتا۔ یوں تو مجھ سے چند سال جونیئر تھے لیکن جب جامعہ سے چھٹی ہوتی تو انہوں نے بھی کتابیں پکڑنی اور کالج روڈ پر گھر کو پیدل جاتے۔ اسی طرح خاکسار کو کئی سال چند منٹوں کا نہ بھولنے والا یہ ساتھ رہا۔ مربی بننے کے بعد کبھی کبھار ان سے ملاقات ہوتی رہی۔ ان کے ساتھ اپنی آخری ملاقات کا ذکر کرتا ہوں۔

2009ء میں خاکسار جلسہ قادیان میں شرکت کے لئے قادیان پہنچا۔ رہائش گاہ میں سامان رکھا اور رجسٹریشن کروانے کے بعد بہشتی مقبرہ میں دعا کرتے ہوئے نمازوں کے لئے بیت اقصیٰ کی طرف چل پڑے۔ میرے ہمراہ کراچی کے دو اور بھی مربیان تھے، جونہی ہم بیت مبارک کے قریب پہنچے تو مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ بھی اپنے دو تین ساتھیوں کے ہمراہ سامنے سے آتے ہوئے مل گئے وہی مخصوص مسکراہٹ چونکہ کافی عرصہ کے بعد ملاقات ہوئی تھی بڑے خوش ہوئے۔ حال احوال کے بعد مجھے علیحدہ کر کے رازدارانہ انداز میں کہا کہ میری تقرری لاہور میں ہوگئی ہے۔ میں نے کہا کہ میں تو آپ کی تقرری کراچی کروانا چاہتا تھا تو ایک خاص انداز سے جو طاقت نہیں کہ قلم کے ذریعہ بیان کر سکوں، سینہ تان کر بڑے فخریہ اور فاتحانہ انداز میں کہنے لگے کہ نہیں "مینوں تے اک خاص مقصد لئی پیجیا جا ریا اے"۔

اگلے سال 2010ء میں عاجز کو دوبارہ قادیان جانے کا موقع ملا۔ وہی دن تھا یعنی 22 دسمبر اور تقریباً وہی وقت مغرب سے تھوڑا پہلے وہی قادیان کی گلی اور اس جگہ سے گزرتے ہوئے ایک لمحہ کے لئے قدم خود بخود رک گئے۔ وہی مسکراتا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے گھوم گیا۔ آنسوؤں کا سیلاب تھا جو آنکھوں سے امڈنا چاہتا تھا، بڑی مشکل سے اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے بے اختیار یہ الفاظ دہراتا بیت مبارک میں تیز تیز قدم اٹھاتا داخل ہو گیا کہ ہاں میرے دوست تو نے وہ خاص مقصد پا لیا۔ جو قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتا ہے آج بھی ان کے کہنے کا وہ خاص انداز میری آنکھوں کے سامنے گھومتا ہے اور کہے ہوئے وہ الفاظ میرے کانوں میں گونجتے ہیں۔ مولیٰ کریم ہر قربانی کرنے والے کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ زندہ ہیں اور تا قیامت زندہ رہیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"زندہ قومیں خدا کی راہ میں شہید ہونے والوں کو کبھی مرنے نہیں دیا کرتیں۔ وہ خدا کی راہ میں قربانی کرنے والوں کی یاد کو ہمیشہ زندہ رکھتی ہیں تا کہ قیامت تک آئندہ آنے والی نسلیں ان کو دعائیں دیتی رہیں"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

"ان قربانی کرنے والوں کی قربانی کی لاج پیچھے رہنے والا ہر احمدی رکھے گا۔ انشاء اللہ"

(الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 2010ء ص 10)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد سلیم بھٹہ صاحب

# مکرم حکیم بشارت احمد صاحب

مکرم حکیم بشارت احمد صاحب چک 10 تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کو بڑے قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ محترم حکیم صاحب کو میں نے نمازوں میں بہت پابند پایا۔ ایسا لگتا تھا جیسے ان کو ہر وقت نماز کی فکر لگی رہتی ہے اور نگاہ گھڑی پر لگی رہتی جو کبھی گھڑی کا سیل وغیرہ خراب ہو تو پریشانی لگ جاتی اور کوشش ہوتی کہ جس طرح بھی ہو جلد از جلد گھڑی ٹھیک ہو جائے تا کہ وقت میں خلل نہ پڑے۔ حضور انور کے خطبہ جمعہ کو سننے کے لئے تو گویا ان کو بے چینی سی لگ جاتی اور بار بار اظہار کرتے کہ آج جمعہ ہے خطبہ آئے گا اگر عصر کی نماز کا وقت خطبہ کے وقت کے ساتھ ہو جائے تو فوری طور پر اس کا اظہار کرتے اور پوچھتے کہ اب کیا کرنا ہے۔ ان کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ حضور انور کے خطبہ سے پہلے ہونے والی نداء کسی بھی طرح سننے سے نہ رہ جائے۔ چندہ جات کی ادائیگی میں بھی بہت مستعد تھے اور خود پوچھتے کہ ان کے ذمہ کون سا چندہ بقایا ہے یا کس چندہ کا سال اختتام ہوا ہے یا بجٹ بنا ہے کیونکہ اکثر شروع میں ہی ادائیگی کر دیتے تھے۔

لازمی چندہ جات اور طوعی چندہ جات کے ساتھ ساتھ خاکسار نے دیکھا کہ حکیم صاحب صدقہ وخیرات میں بہت بڑھے ہوئے اور کسی بھی جماعتی یا ذاتی پریشانی کے وقت فوری طور پر صدقہ کی رسید کٹواتے اور کئی دفعہ خاکسار نے دیکھا کہ کسی عزیز کی بیماری کا سنتے تو اس مریض کے نام پر اپنی جیب سے صدقہ کی رسید کٹواتے اور دعا کی درخواست کرتے۔

خاکسار 2012ء میں جلسہ سالانہ قادیان جانے لگا تو حکیم صاحب مرحوم نے اپنی جیب سے 500 روپے نکالے اور خاکسار کو دیتے ہوئے کہا کہ معلم صاحب یہ آپ کے سفر میں کام آئیں گے اور مجھے بھی دعاؤں میں یاد رکھنا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب (مرحوم) کو اپنی بہشتوں میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔

# اطلاعات و اعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## کلاس داعیان

مکرم طارق محمود بھٹی صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ ضلع حافظ آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 23 نومبر 2014ء کو سالانہ ضلعی کلاس داعیان زیر صدارت مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر دعوت الی اللہ بمقام محمود ہال حافظ آباد منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نظم کے بعد مہمان خصوصی نے دعوت الی اللہ اور دیگر تربیتی امور کے بارے میں خطاب کیا۔ اس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔ کلاس کی کل حاضری 195 تھی اور تمام جماعتوں کی نمائندگی تھی۔ آخر میں امیر صاحب ضلع نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور مہمان خصوصی نے دعا کرائی۔ خدا تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر کرے۔ آمین

## تعارفی نشست

مکرم منیر ذوالفقار چوہدری صاحب نائب امیر ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 14 دسمبر 2014ء کو بمقام کنری امارت ضلع عمرکوٹ کے تحت جلسہ سالانہ قادیان 2014ء میں شامل ہونے والوں کے لئے ایک تقریب منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نے قادیان اور اس کے مقدس مقامات کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد خاکسار نے ہدایات پڑھ کر سنائیں۔ آخر پر محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کے موضوع پر نصائح کیں اور دعا کروائی۔ کل حاضری 45 تھی۔

## تاریخ احمدیت ضلع شیخوپورہ

امارت ضلع شیخوپورہ تاریخ احمدیت ضلع شیخوپورہ بشمول ضلع ننکانہ صاحب اکٹھی کر رہی ہے۔ اس ضمن میں قارئین سے درخواست ہے کہ تاریخ ضلع شیخوپورہ کے حوالے سے اگر کسی کے پاس کوئی واقعہ، لٹریچر، یادداشت یا کوئی یادگار تصویر ہو تو براہ کرم مہیا کر دیں۔ بعد میں بحفاظت واپس کر دی جائے گی۔

Email:tahir91@hotmail.com

a_athar@ymail.com

مبارک احمد معین (مربی ضلع)

0334-3665494

(امیر ضلع شیخوپورہ)

## ولادت

مکرم عبدالرشید منگلا صاحب زعیم مجلس انصاراللہ دارالرحمت شرقی بشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم مظفر احمد منگلا صاحب و بہو مکرمہ ساجدہ مظفر صاحبہ کو 19 دسمبر 2014ء کو ایک 7 سالہ بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مدبر احمد عطا فرمایا ہے نیز اُسے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل کرنے کی منظوری بھی عطا فرمائی ہے۔ نومولود مکرم عبدالعزیز منگلا صاحب واپڈا ٹاؤن لاہور کا نواسہ اور محترم رائے اللہ بخش منگلا صاحب مرحوم جو چک منگلا ضلع سرگودھا کے اولین احمدیوں میں سے تھے کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے نومولود کو خلیفہ وقت اور نظام جماعت کی توقعات پر پورا اترنے والا، نیک، صالح، باعمر، نافع الناس اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

## ولادت

مکرمہ مبشرہ ذکاء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ ملت روڈ سمن آباد لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے مکرم فرحان احمد ذکاء صاحب واقف زندگی کارکن مجلس انصاراللہ پاکستان و بہو مکرمہ کوثر فرحان صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 14 دسمبر 2014ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام فارعہ فرحان تجویز ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد ذکاء اللہ خان صاحب سمن آباد لاہور کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

## سانحہ ارتحال

مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا پوتا مرزا قویم احمد ابن مکرم مرزا نعیم احمد مسعود صاحب ساکن مصطفیٰ ٹاؤن لاہور 27 نومبر کو بعمر 8 سال سی ایم ایچ کوہاٹ میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ مرحوم کا جنازہ لاہور لایا گیا مکرم منصور احمد چٹھہ صاحب مربی سلسلہ نے اگلے روز بعد دوپہر بیت التوحید میں نماز جنازہ پڑھائی۔ ہانڈو گوجر قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم والد کی طرف سے محترم مرزا ناصر علی صاحب مرحوم امیر جماعت احمدیہ فیروز پور اور والدہ کی طرف سے محترم خان محمد علی خان بنگش صاحب مرحوم رئیس کوہاٹ کی نسل سے تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

### بقیہ صفحہ 2 خطبات امام۔ سوال و جواب

طاقتور ہے۔ ہمارے پاس دشمن کے مقابلے کے لئے نہ کوئی دنیاوی طاقت ہے نہ وسائل ہیں نہ کسی بھی قسم کا ذریعہ ہے۔ پس ایسے حالات میں ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جائیں۔ اور **اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ** کی روح کو سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دَر کے ہو جائیں۔ آج دنیا میں شیطانی حملے کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ ہر جگہ ہمارے راستے میں مشکلات کھڑی کی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی مدد کے طلب کرنے سے کبھی ہمیں غافل نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اس کے بغیر ہم دشمن سے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے اور یہ طاقت اتنی بڑی ہے کہ اس کا کوئی دنیاوی طاقت مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد بہت وسیع ہے اور اس کی طاقتیں نہ ختم ہونے والی ہیں۔ نہ اللہ تعالیٰ کی ذات محدود ہے نہ اس کی صفات محدود ہیں۔ پس اس کے آگے جھکنا ہر احمدی کا کام ہے اور اس سے مدد چاہنا ہی ہر احمدی کا کام ہے۔

س: حضور انور نے جماعت احمدیہ کی کیا خصوصیت بیان فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! دنیا کے ہر ملک اور ہر خطے میں بسنے والے احمدی کا کام ہے کہ کامل اطاعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں اور اس کی مدد کے طالب ہوں۔ جماعت ایک مضبوط بندھن میں جڑی ہوئی ہے اور ہونی چاہئے۔ یہی جماعت کی خصوصیت ہے کیونکہ اس کے بغیر جماعت جماعت نہیں رہ سکتی۔ ہر ایک کو دوسرے کے لئے دعائیں کرنے کی ضرورت ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہر وقت ہر جگہ ہر احمدی کے شامل حال ہو۔ اور جب ہماری یہ حالت ہو گی تو خدا تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے حیرت انگیز نظارے ہم دیکھیں گے۔

س: حضور انور نے کن دعاؤں کے کرنے کی طرف توجہ دلائی؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار دعا نہیں کی جاتی وہ پرواہ نہیں کرتا''۔ پس کثرت اور بار بار کی دعا ہماری کامیابیوں کا راز ہے۔ اس طرف ہمیں بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں کہ جو مشکلات بھی ہمیں درپیش ہیں خواہ وہ کسی گروہ کی کھڑی کی ہوئی ہیں یا حکومتوں کی کھڑی کی ہوئی ہیں یا حاسدین نے معاشرے میں فساد پیدا کرنے کے لئے کھڑی کی ہیں۔ اس کے لئے چاہے میڈیا کو استعمال کیا گیا ہے یا کوئی اور ذریعہ استعمال کیا گیا ہے یا جو لوگ اس کام میں مصروف ہیں کہ جماعت کی عزت پر کیچڑ اچھالا جائے ان سب کے خلاف اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور ہم کسی اور سے مدد کی امید رکھتے بھی نہیں ہیں نہ رکھ سکتے ہیں۔ یہ دعا کرنی چاہئے کہ اگر ہمارے قصوروں نے اللہ تعالیٰ کی نصرت کو پیچھے ڈال دیا ہے تو ہم پر رحم کرتے ہوئے ہمیں معاف فرما اور اپنی ناراضگی کی حالت سے ہمیں نکال کر ہمیں ان لوگوں میں شامل کر لے جن پر تیرے فضلوں اور انعاموں کی بارش ہر وقت ہوتی ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے آیت **اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ** کی کیا وضاحت بیان فرمائی ہے؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''دیکھو اللہ تعالیٰ نے **اِیَّاکَ نَعۡبُدُ** کی تعلیم دی ہے۔ اب ممکن تھا کہ انسان اپنی قوت پر بھروسہ کر لیتا اور خدا سے دور ہو جاتا اس لئے ساتھ ہی **اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ** کی تعلیم دے دی کہ یہ مت سمجھو کہ یہ عبادت جو میں کرتا ہوں اپنی قوت اور طاقت سے کرتا ہوں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔'' (تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 1 صفحہ 204)

پس اس اہم حقیقت کو بھی ہمیں ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اہم مضمون کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔'' (آمین)

## پتہ درکار ہے

مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ زوجہ مکرم تسنیم احمد رانا صاحب وصیت نمبر 41012 نے مورخہ یکم اکتوبر 2004ء کو چک نمبر 497 ج۔ب ضلع جھنگ سے وصیت کی تھی۔ سال 2004/05 سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم خالد محمود صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل لاہور میں ہیں۔ روزنامہ الفضل کے بارے میں معلومات چندہ الفضل اور اشتہارات و بقایاجات کی ادائیگی اور اخبار نہ ملنے کی شکایات کے سلسلہ میں اس نمبر پر: 0334-4041975 رابطہ فرماویں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

**ہارٹ ٹانک**

دل کے اکثر امراض مثلاً دل کا درد بے قاعدہ نبض سانس پھولنا اور دھڑکن کے لئے بفضل خدا مفید دوا

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ

قیمت -/90 روپے | 0333-6568240

# ایم ٹی اے کے پروگرام

## 6جنوری2015ء

| | |
|---|---|
| 12:30 am | صومالیہ سروس |
| 1:05 am | سیرت حضرت مسیح موعود |
| 1:30 am | راہ ہدیٰ |
| 3:00 am | خطبہ جمعہ 20مارچ2009ء |
| 4:10 am | ایم ٹی اے ورائٹی |
| 5:00 am | عالمی خبریں |
| 5:20 am | تلاوت قرآن کریم |
| 5:30 am | علم الابدان |
| 6:00 am | الترتیل |
| 6:35 am | IAAAE یورپین یونین سمپوزیم 22فروری2014ء |
| 7:25 am | کڈز ٹائم |
| 8:00 am | خطبہ جمعہ 20مارچ2009ء |
| 9:10 am | علم الابدان |
| 9:55 am | لقاء مع العرب |
| 11:00 am | تلاوت قرآن کریم |
| 11:30 am | یسرنا القرآن |
| 12:00 pm | گلشن وقف نو |
| 1:05 pm | الف اردو |
| 2:10 pm | سوال وجواب |
| 3:00 pm | انڈونیشین سروس |
| 4:00 pm | خطبہ جمعہ 2جنوری2015ء (سندھی ترجمہ) |
| 5:00 pm | تلاوت قرآن کریم<br>درس ملفوظات |
| 5:30 pm | یسرنا القرآن |
| 6:00 pm | سیرت النبی ﷺ |
| 7:00 pm | Shotter Shondhane |
| 8:00 pm | سپینش سروس |
| 8:30 pm | عصر حاضر |
| 9:35 pm | پریس پوائنٹ |
| 10:40 pm | یسرنا القرآن |
| 11:00 pm | عالمی خبریں |
| 11:20 pm | گلشن وقف نو |

## درخواست دعا

۞ محترم حبیب اللہ باجوہ صاحب صدر محلّہ دارالنصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرا پوتا حمزہ رضی باجوہ ابن مکرم رضی اللہ باجوہ صاحب مربی سلسلہ پیدائش کے بعد بعارضہ نمونیہ علیل ہے اور فضل عمر ہسپتال کے I.C.U میں داخل ہے۔ احباب سے مکمل صحت یابی اور فعال لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم طارق احمد طور صاحب سیکرٹری وقف جدید دارالعلوم غربی خلیل ربوہ لکھتے ہیں کہ میرے والد محترم مکرم میاں محمد یٰسین طور صاحب گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ ڈائلیسز ہو رہے ہیں۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم حافظ علی منیر صاحب واہ کینٹ تحریر کرتے ہیں کہ میری نوزائیدہ بھتیجی جاذبہ منیر بنت مکرم سہیل احمد منیر صاحب بوجہ نمونیہ علیل ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

| ربوہ میں طلوع وغروب 29دسمبر | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:40 |
| طلوع آفتاب | 7:05 |
| زوال آفتاب | 12:10 |
| غروب آفتاب | 5:15 |

## سانحہ ارتحال وشکریہ احباب

۞ مکرم محمد ظہور الدین بھٹی صاحب کارکن امانت وخزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ابن مکرم حسن الدین بھٹی صاحب مرحوم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ الحی صاحبہ مورخہ 21دسمبر2014ء کو آئی سی یو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 34 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ مکرم شریف احمد صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ ملنسار، ہنس مکھ طبیعت کی مالک اور مہمان نواز تھیں۔ سیکرٹری وقف جدید لجنہ کی خدمت بجا لاتی رہیں۔ آپ لجنہ اماء اللہ کی فعال رکن تھیں۔ آپ لمبا عرصہ بیمار رہیں۔ آپ کی نماز جنازہ اسی روز بیت اقبال دارالنصر غربی اقبال ربوہ میں صدر محلّہ محترم عطاء البصیر صاحب مربی سلسلہ نے بعد نماز عصر پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم طارق محمود صاحب افسر صیغہ امانت و خزانہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی وفات پر بہت سے احباب جماعت نے گھر تشریف لا کر یا فون کر کے خاکسار سے دلجوئی اور تعزیت فرماتے ہوئے اس غم کی گھڑی میں میرے ساتھ شریک ہوئے اور میری ڈھارس بندھائی۔ خاکسار ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

فیصل آباد میں آپ کی اپنی دکان
عزیز کلاتھ و شال ہاؤس
لیڈیز وجینٹس سوٹنگ، شادی بیاہ کی فینسی وکامدار ورائٹی
پاکستان وامپورٹڈ شالیں، سکارف جرسی سویٹر، تولیہ
بنیان وجراب کی مکمل ورائٹی کا مرکز
کارنر جھوانہ بازار۔ چوک گھنٹہ گھر۔ فیصل آباد
041-2604424,0333-6593422
0300-9651583

FR-10